پڑوسی کے گھر کی طرف اپنے مکان کی کھڑکی کھولنے اور اسے اذیت دینے کا حکم؟

ریفرنس نمبر: Har 5749
تاریخ: 22-01-2020

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میرے مکان سے متصل زید کا مکان ہے۔ اس نے اپنا دو منزلہ مکان بنایا اور اس مکان کے بالا خانے کی کھڑکی میرے گھر کے صحن کی طرف کھول دی، حالانکہ وہ کھڑکی گلی کی طرف بھی کھول سکتا تھا۔ جس کی وجہ سے میرے گھر کی بے پردگی ہوتی ہے اور گھر کی مستورات صحن میں نہیں آسکتیں۔ زید کو جب منع کیا گیا تو اس نے کہا کہ میرا گھر ہے، میں جیسے چاہوں کروں۔ جب اہل محلہ نے اسے منع کیا، تو کہنے لگا: میں نے ہوا کی کراسنگ کے لیے کھڑکی بنائی ہے۔ اسے کہا گیا کہ ہوا کی کراسنگ کے لیے آپ روشن دان بنالو۔ اس کے لیے کھڑکی ضروری نہیں۔ زید اس پر بھی نہیں مانا بلکہ وہ کہتا ہے کہ اپنے مکان کے بالا خانے میں کھڑکی بنانا میرا قانونی اور شرعی حق ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا زید کو شرعاً یہ حق حاصل ہے کہ پڑوسی کے صحن کی طرف کھڑکی بنائے اور پڑوسی کے گھر کی مستورات کی بے پردگی اور اذیت کا سبب بنے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

صورتِ مسئولہ میں زید پر لازم ہے کہ وہ اپنے مکان کے بالا خانے سے مذکورہ کھڑکی ختم کرے اور ہوا کی کراسنگ کی ضرورت کے لیے اتنا بلند روشن دان بنائے، جس میں سے پڑوسی کے صحن میں جھانکے جانے کا اندیشہ نہ ہو یا پھر گلی کی طرف کھڑکی بنائے تاکہ پڑوسیوں کی بے پردگی نہ ہو۔

حدیث پاک میں ہے: ”عن عبادۃ بن الصامت ان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قضی ان لا ضرر ولا ضرار“ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی کہ آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ نہ ضرر اٹھانا ہے اور نہ ہی ضرر دینا ہے۔ (سنن ابن ماجہ، ص169، مطبوعہ کراچی)

درمختار میں ہے: ”(ولا یمنع الشخص من تصرفہ فی ملکہ الا اذا کان الضرر) بجارہ ضررا (بینا) فیمنع من ذلک، وعلیہ الفتوی بزازیہ واختیارہ فی العمادیہ وافتی بہ قاریء الھدایۃ، حتی یمنع الجار من فتح

الطاقۃ، وھذا جواب المشایخ استحساناً "اور آدمی کو اس کی ملکیت میں تصرف کرنے سے نہیں روکا جائے گا مگر جب پڑوسی کو واضح ضرر ہو تو اس سے روکا جائے گا۔ اس پر فتوی ہے۔ بزازیہ۔ اور عمادیہ میں اس کو اختیار کیا اور قارئ الھدایہ نے اس پر فتوی دیا ہے، یہاں تک کہ پڑوسی کھڑکی کھولنے سے روک سکتا ہے اور یہ مشائخ کا استحساناً جواب ہے۔
(درمختار مع ردالمحتار، ج8، ص173،172، مطبوعہ کوئٹہ)

ردالمحتار میں ہے: "(حتی یمنع الجار من فتح الطاقۃ) ای: التی یکون فیھا ضرر بین بقرینۃ ما قبلہ، وھو ما افتی بہ قاریء الھدایۃ لما سئل: ھل یمنع الجاران یفتح کوۃ یشرف منھا علی جارہ و عیالہ؟فاجاب بانہ یمنع من ذلک اھ۔ وفی المنح عن المضمرات: اذا کانت الکوۃ للنظر و کانت الساحۃ محل الجلوس للنساء یمنع ،وعلیہ الفتوی" حتی کہ پڑوسی کو کھڑکی کھولنے سے روکا جائے گا یعنی اس صورت میں کہ جس میں واضح ضرر ہو قرینہ کی وجہ سے جو ما قبل گزرا، یہی وہ ہے جس پر قارئ الھدایہ نے فتوی دیا، جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا پڑوسی کو ایسی کھڑکی کھولنے سے منع کیا جائے گا جس سے اپنے پڑوسی اور اس کے عیال پر جھانک سکے؟ تو جواب دیا کہ اسے اس سے منع کیا جائے گا اور منح میں مضمرات سے ہے جب کھڑکی دیکھنے کے لیے ہو اور صحن عورتوں کے بیٹھنے کا محل ہو تو منع کیا جائے گا اور اسی پر فتوی ہے۔ (ردالمحتار، ج8، ص173، مطبوعہ کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے: " بالاخانہ پر کھڑکی بناتا ہے، جس سے پڑوس والے کے مکان کی بے پردگی ہوگی، اس سے روکا جائے گا۔" (بہار شریعت، ج2، ص921، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

ابو سعید محمد نوید رضا عطاری

26 جمادی الاولی 1441ھ/22 جنوری 2020ء

الجواب صحیح

مفتی فضیل رضا عطاری

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج daruliftaahlesunnat/ اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے